© rasailojaraid.com

چاہیئے رضا رحمان کی

محمد رمضان یوسف سلفی

خوشی اور غم حیاتِ انسانی کا ایک حصہ ہے۔ زندگی میں کئی ایسے مواقع آتے ہیں' کہ جب انتہائی مصائب و تکالیف اور مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے:

﴿ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصبرین﴾

''ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے' دشمن کے ڈر سے بھوک اور پیاس سے مال و جان اور پھلوں کی کمی (یعنی نقصان) سے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔'' (البقرہ ۱۵۵)

دوسرے مقام پر یوں فرمایا:

﴿احسب الناس ان یترکوآ ان یقولوآ امنا وھم لا یفتنون○ ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکذبین○﴾

''کیا یہ لوگ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ ان کو چھوڑ دیا جائے' صرف یہ کہنے پر کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور ان کو آزمائش میں نہ ڈالا جائے گا اور بے شک ان سے پہلے جو لوگ تھے' ہم نے ان کو بھی آزمائشوں میں ڈالا۔ سو اللہ ان لوگوں کو ضرور معلوم کر کے رہے گا' جو سچائی پر ہیں اور ان کو بھی ضرور معلوم کر کے رہے گا' جو جھوٹے ہیں۔'' (العنکبوت ۲'۳)

جس قدر کوئی شخص اللہ کا مقرب اور قریبی ہوگا' اسی قدر اس کی آزمائش اور امتحان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایماندار بندوں کو ان کے ایمان کے مطابق آزمائے گا' جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں' سب سے سخت امتحان نبیوں کا ہوتا ہے' پھر صالح اور نیک لوگوں کا' پھر ان سے کم درجے والے' پھر ان سے کم درجے والے' پھر ان سے کم درجے والے۔ انسان کا امتحان اس کے دین کے اندازے پر ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنے دین میں سخت ہیں' تو مصیبتیں بھی سخت نازل ہوتی ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۴' صفحہ ۱۲۷)

ایک مرتبہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم مشرک لوگوں سے سخت تکالیف اٹھا رہے ہیں۔ ہمارے لئے اللہ سے دعا فرمائے۔ تو نبی ﷺ کا چہرہ مبارک غصے سے سرخ ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے ایسے لوگ گزر چکے ہیں' جن کے گوشت اور پٹھوں میں ہڈیوں تک لوہے کی کنگھیاں چلائی جاتی تھیں' مگر وہ اپنے سچے دین سے نہیں پھرتے تھے اور آرا ان کے سر پر چلا کر ان کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے۔

آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم ذرا سی آزمائش اور مصیبت پر صبر کا دامن چھوڑ کر بلبلا اٹھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے شکوے شکایتیں کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے' جبکہ مصیبت پر صبر کرنے میں اللہ تعالیٰ نے بڑا اجر رکھا ہے۔

صحیح ابن حبان میں حضرت ابو ہریرۃ ؓ سے معتبر بسند روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عقبیٰ میں بڑے درجے دینا چاہتا ہے' لیکن ان بندوں کے اعمال اس درجے کے قابل نہیں ہوتے۔ اس لئے ان کو بعض مصیبتوں سے آزماتا ہے اور جب وہ بندے ان مصیبتوں کے وقت صابر رہتے ہیں تو ان کے صبر کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ان اپنے بندوں کو عقبیٰ کے اس بڑے درجے کے قابل کر دیتا ہے۔ (تفسیر ستاری پارہ نمبر ۲' صفحہ ۳۸)

لہٰذا مسلمانوں کو مصیبت سے گھبرانا نہیں چاہئے' بلکہ ایسے وقت صبر اور نماز سے مدد طلب کرنا چاہئے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے:

﴿یایھا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ ان اللہ مع الصبرین﴾

''اے ایمان والو! مدد چاہو ساتھ صبر اور نماز کے بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (البقرہ ۱۵۳)

اور پھر جب لوگ مصیبت و آزمائش کے وقت صابر رہتے ہیں' ان پر اللہ کے بڑے انعامات ہوں گے اور انہیں بے حساب و کتاب اجر ملے گا۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿انما یوفی الصبرون اجرھم بغیر حساب﴾

''جو صبر کرنے والے ہیں' ان کو بے حساب ثواب ملے گا۔'' (زمر ۱۰)

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وجزاھم بما صبروا جنۃ وحریرا﴾

''اور ان کے صبر کے بدلے ان کو جنت اور ریشم (کے ملبوسات) عطا کرے گا۔'' (دہر ۱۲)

ایک اور جگہ اللہ رب العزت مومنین و صابرین پر اپنے انعامات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا﴾

''ان لوگوں کو ان کے صبر کے بدلے اونچے اونچے محل دیئے جائیں گے۔'' (فرقان: ۷۵)

صحیح بخاری میں نبی علیہ السلام کا فرمان مبارک ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

﴿ما اعطی احد عطآء خیر و اوسع من الصبر﴾

''یعنی جسے صبر کی توفیق دی جائے' سمجھ لو کہ اس سے بہتر اور عمدہ نعمت کسی کو نہیں ملی۔''

امام زین العابدینؒ فرماتے ہیں قیامت کے دن ایک منادی آواز دے گا کہ صبر کرنے والے کہاں ہیں.....؟ انھیں اور بغیر حساب کتاب کے جنت میں چلے جائیں۔ کچھ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے اور جنت کی طرف بڑھیں گے' فرشتے انہیں دیکھ کر پوچھیں گے کہاں جا رہے ہو.......؟ یہ کہیں گے جنت میں۔ وہ کہیں گے ابھی تو حساب بھی نہیں ہوا.... ؟ کہیں گے ہاں حساب سے پہلے۔ پوچھیں گے آخر آپ لوگ کون ہے .....؟ جواب دیں گے ہم صابر لوگ ہیں' خدا کی فرمانبرداری میں لگے رہے اور اس کی نافرمانی سے بچتے رہے۔ مرتے دم تک اس پر اور اس پر صبر کیا اور جمے رہے۔ فرشتے کہیں گے پھر تو ٹھیک ہے۔ بے شک تمہارا یہی بدلہ ہے اور تم اسی لائق تھے۔ جاؤ جنت میں مزے کرو۔ اچھے کام والوں کا یہی انجام ہے۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' یہ بات اس آیت کی دلیل ہے

﴿یوفی الصابرون اجرھم﴾

مسند احمد میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی مسلمان کو کوئی رنج و مصیبت پہنچے اس پر گو زیادہ وقت گزر جائے پھر اسے یاد آئے اور وہ اناللہ پڑھے تو مصیبت کے صبر کے وقت جو اجر ملا تھا' وہی اب بھی ملے گا۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ا' صفحہ ۲۲۹)

غور کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا ایمان والوں پر کس قدر فضل اور رحمت ہے کہ ایک بار کی مصیبت پر سینکڑوں دفعہ ثواب لکھا جائے گا۔ لہٰذا مسلمان مردوں اور عورتوں کو چاہئے کہ مصیبت کے وقت واویلا و ماتم کرنے اور رونے پیٹنے اور بین کر کے رونے کے بجائے صبر سے کام لیں' کیونکہ مصیبت یا میت پر رونے پیٹنے اور بین کرنے سے نبی علیہ السلام نے منع فرمایا ہے۔ مسند احمد میں نبی علیہ السلام کا فرمانِ مبارک ہے:

﴿انہ مھما کان من العین ومن القلب فمن اللہ عزوجل ومن الرحمتہ وما کان من الید ومن اللسان فمن الشیطان﴾

''کہ آنکھوں سے رونا اور دل سے غم کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے اور ہاتھوں سے اپنے آپ کو مار پیٹ کرنا اور زبان سے (نوحہ گری) شیطان سے ہے۔ (مشکوٰۃ مترجم جلد ۲' صفحہ ۱۰۸)

چنانچہ ہمیں چاہئے کہ ہم ان کاموں سے پرہیز کریں' جو شیطان کی طرف سے ہوں' رو پیٹ کر تو سب کو ہی صبر آ جاتا ہے' جبکہ صبر یہ ہے کہ جونہی کوئی مصیبت آئے' اسی وقت اس پر صبر کرے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:

﴿الصبر عند الصدمۃ الاولی﴾ (نصرۃ الباری شرح بخاری جلد ۵' صفحہ ۱۳۳)

اور پھر جو لوگ شروع صدمہ میں صبر کرتے ہیں' ان کے بارے میں ارشادِ رسالت مآب ﷺ ہے۔ آپ نے فرمایا:

﴿یقول اللہ سبحانہ ابن آدم ان صبرت واحتسبت عند الصدمۃ الاولی لم ارض ثوابا دون الجنۃ﴾

''اللہ جل جلالہ فرماتا ہے' اے آدم کے بیٹے اگر تو صبر کرے اور ثواب چاہے' پہلے صدمہ کے وقت تو میں تیرے لئے کسی ثواب سے راضی نہ ہوں گا' سوائے جنت کے (یعنی اس کے بدلے تجھ کو جنت عطا کروں گا۔)'' (ابن ماجہ جلد ا' صفحہ ۱۹۷)

اللہ تعالیٰ جن چیزوں سے بندے کا آزماتا ہے' ان میں ایک پھلوں کی کمی ہے' یعنی باغ کے پیڑوں میں پھل کا نہ آنا یا کم آنا یا اولاد کی موت کیونکہ اولاد کو بھی پھل کہا گیا ہے۔

چنانچہ ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب کسی مسلمان کی اولاد کا انتقال ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ملک الموت (فرشتہ) سے فرماتا ہے کہ جس وقت تیرے بندے نے الحمد للہ یعنی تیری تعریف کی ﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾ کہا۔ نہ کچھ بے صبری کی اور نہ کچھ ناجائز کلمہ منہ سے نکالا' اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ابنوا لعبدی بیتا فی الجنۃ وسموہ بیت الحمد﴾

''اس میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر تیار کرو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو'' (ترمذی)

ایک صحابی کو اپنے بچے سے بڑی محبت تھی۔ وہ بچہ فوت ہو گیا' تو وہ صحابی چند روز مسجد میں نہ آئے۔ نبی علیہ السلام نے پوچھا کہ فلاں کے بیٹے کا کیا حال ہے.....؟ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ وہ تو فوت ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس شخص سے کہا:

﴿اما تحب ان لا تاتی بابا من ابواب الجنۃ الا وجدتہ ینتظرک﴾

''کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ تم جنت کے کسی دروازے پر جاؤ اور تمہارا بچہ تمہیں تمہارے انتظار میں کھڑا ہوا ملے۔'' (رواہ احمد بحوالہ مشکوٰۃ جلد ۲' صفحہ ۱۱۲)

اولاد کی وفات پر اگر کوئی صابر رہے اور وہ موحد متبع سنت بھی ہو تو اس کو جنت ضرور ملے گی۔ کیونکہ نبی ﷺ کا فرمانِ مبارک ہے:

﴿ما من الناس من مسلم یتوفی لہ ثلاثۃ لم یبلغوا الحنث الا ادخلہ اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ ایاھم﴾

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جس کسی مسلمان کے تین بچے بلوغت سے پہلے فوت ہو جائیں‘ تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں اپنے فضل اور رحمت سے داخل فرمادے گا۔“

بخاری ہی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے عورتوں کو وعظ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ایما امرأة مات لها ثلثة من الولد كن لها حجابا من النار﴾

”جس کسی عورت کے تین بچے مر جائیں‘ تو وہ بچے اس عورت کیلئے جہنم سے آڑ بن جائیں گے۔“

ایک عورت کہنے لگی اگر کسی کے دو مر جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿واثنان﴾

”دو کیلئے بھی یہی اجر ہے۔“ (نصرۃ الباری شرح بخاری جلد ۵‘ صفحہ ۹۷۔ اس باب کی روایات صحیح مسلم بھی موجود ہیں۔ دیکھئے جلد ۶‘ صفحہ ۲۴۶)

ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے جوانی سے پہلے مر گئے‘ تو اس کو جنت کے آٹھوں دروازے ملیں گے۔ جس سے چاہے داخل ہو۔ (ابن ماجہ جلد اول‘ صفحہ ۷۹۴)

ابن ماجہ ہی میں ہے کہ سید القراء ابی بن کعب رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں ﴿قدمت واحدا﴾ میں نے تو ایک بچہ آگے بھیجا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ﴿وواحد﴾ ایک کا یہی حکم ہے۔ (ایضاً صفحہ ۷۹۵)

● ہمارے دیکھنے میں اکثر یہ چیز آئی ہے کہ بعض عورتیں ذرا سی آزمائش‘ تکلیف اور پریشانی میں صبر کا دامن چھوڑ دیتی ہیں۔ ایسی عورتوں کی اصلاح کیلئے ہم ام سلیم رضی اللہ عنہا کے صبر و استقلال کا مثالی واقعہ نقل کئے دیتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا انتقال کر گیا اور اس وقت ابوطلحہ گھر پر موجود نہ تھے۔ جب کہ ان کی بیوی ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ بچہ فوت ہو چکا ہے‘ انہوں نے کچھ کھانا تیار کیا اور بچہ کو گھر کے ایک کونے میں رکھ دیا۔ پس جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر پر آئے تو کہنے لگے بچے کا کیا حال ہے.....؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا اس کی طبیعت کو سکون ہے اور مجھے امید ہے‘ اب وہ آرام سے ہوگا اور ابوطلحہ سمجھے کہ یہ سچ کہہ رہی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا رات کو ابوطلحہ ام سلیم کے پاس رہے۔ صبح کو غسل (جنابت) کیا جب وہ باہر جانے لگے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بچہ فوت ہو گیا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور پھر نبی علیہ السلام کو ام سلیم رضی اللہ عنہا کے واقعہ کی خبر دی۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس رات میں دونوں (میاں بیوی) کو برکت دے گا۔ (نصرۃ الباری شرح بخاری از امام مولانا عبدالستار محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جلد ۵‘ صفحہ ۱۳۲)

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا

﴿ارايت لو ان قوما اعادوا عاريتهم اهل بيت فطلبوا عاريتهم لهم ان يمنعوهم قال لا قالت فاحتسب ابنك﴾

اگر کوئی کسی سے عاریتاً کوئی چیز لے‘ پھر جب مالک مانگے تو دینے سے انکار کرے‘ یا رنجیدہ ہو تو کیسا ہے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہرگز انکار نہ کرنا چاہئے۔ عاریتہ چیز بخوشی واپس کرنا چاہئے۔ تب ام سلیم نے کہا ہمارا مال بھی اللہ کا مال تھا‘ اس نے ہمیں عاریتاً دیا تھا۔ اللہ نے اب لے لیا ہے‘ یعنی بچہ فوت ہو گیا ہے۔ ہمیں رنج نہ کرنا چاہئے۔“

یہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے انتہائی صبر و استقلال کا نتیجہ اور نبی ﷺ کی دعا کی برکت تھی کہ پھر ان ہی کے بطن سے عبداللہ نامی لڑکا پیدا ہوا۔ آگے اس کی اولاد میں نو لڑکے پیدا ہوئے‘ جو قرآن کے حافظ اور قاری تھے اور بڑے نیک اور صالح تھے۔ ان مذکورہ بالا قرآن و حدیث کے ارشادات اور واقعات سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ صبر کی بڑی فضیلت اور اجر ہے۔ یہ صبر آخرت میں صابروں کیلئے جنت میں جانے کا سبب بنے گا۔ لہٰذا میری تمام دوستوں اور خصوصاً ماؤں بہنوں سے عاجزانہ گزارش ہے کہ مصیبت اور غم کے وقت صبر سے کام لیا کریں۔ مناہی و منکرات کے بجائے پریشانی کو دور کرنے کیلئے نماز پڑھا کریں‘ کیونکہ یہی مسنون طریقہ ہے۔ نبی علیہ السلام کو جب بھی کوئی پریشانی اور غم ہوتا‘ تو آپ ﷺ نماز پڑھنے میں مصروف ہو جاتے۔ اللہ عمل کی توفیق دے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اصل کرنڈی، لٹھا سفید، لٹھا رنگدار پختہ کلر،
کاٹن سفید و رنگدار پختہ کلر
ہر قسم کی مردانہ ورائٹی کا مرکز
فیصل یعقوب کلاتھ مرچنٹ
041-633809
Mob# 0300-9653599
پنجاب بلاک مدینہ بازار P-162 کی کلاتھ مارکیٹ فیصل آباد

© rasailojaraid.com